۶۳۸۹
۲۴/۱۰/۲۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں

رائیونڈ مرکز سے تبلیغی جماعتوں کا مسلسل خروج ہوتا ہے، وہاں سے مختلف شہروں میں تشکیل ہوتی ہے، جس کی مختلف صورتیں پیش آتی ہیں، جو ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں، ان سب کا تفصیلی حکم مطلوب ہے، براہ کرم جلد جواب مرحمت فرما کر ممنون فرمائیں:

(۱) مثلاً: ۲۵ ردن کی تشکیل کراچی شہر ہوئی، تو رُخ والی پرچی پر لکھا ہوتا ہے کہ مکی مسجد (تبلیغی مرکز، کراچی) کے ذمہ دار احباب سے رُخ لے کر کام کریں، پھر کراچی والے ہر ہفتے کی الگ الگ تشکیل کرتے ہیں، کبھی یہ تشکیل شہر کے ایک ٹاؤن یا کالونی وغیرہ کی ہوتی ہے اور کبھی کراچی والے تشکیل، کراچی کے دیہاتوں میں کر دیتے ہیں، ایک ہفتے کے بعد یہ جماعتیں واپس مرکز تشریف لاتی ہیں اور نیا رُخ لے کر کام کرتی ہیں، اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ پورے ۲۵ ردن کا رُخ شہر کی مختلف کالونیوں، یا صرف دیہاتوں یا کچھ دن شہر اور کچھ دن دیہاتوں کا رُخ دے کر بھیج دیتے ہیں۔

(۲) ۱۵ ردن سے زائد کی تشکیل رائیونڈ مرکز سے ہوتی ہے، اور پرچی پر لکھا ہوتا ہے کہ صرف شہر میں کام کریں۔

(۳) ۱۵ ردن سے زائد کی تشکیل رائیونڈ مرکز سے ہوتی ہے، اور پرچی پر ۵ یا ۶ ربستیوں کے نام لکھے ہوتے ہیں، بستیوں کی عام طور پر نوعیت یہ ہوتی ہے کہ ایک ایک قبیلے یا خاندان نے اپنا کنبہ الگ بسایا ہوتا ہے، وہاں مسجد بنائی ہوتی ہے، اس کا الگ نام اہل علاقہ میں معروف ہوتا ہے، ہر بستی میں دو یا تین دن کام کر کے اگلی بستی میں جاتے ہیں۔

نیز! کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ یہ مقامات الگ الگ ناموں سے بھی معروف ہوتے ہیں لیکن حقیقت میں اس علاقے میں ان تمام کو ایک شمار کیا جاتا ہے۔

(۴) ۱۵ ردن سے زائد کی تشکیل رائیونڈ مرکز سے ہوتی ہے، اور پرچی پر شہر کی ہی مختلف مساجد کے نام لکھے ہوتے ہیں، عام ہے کہ یہ مساجد ایک ہی محلے کی ہوں یا مختلف محلوں کی۔

اب ان تمام صورتوں میں نماز کے احکام بیان کریں کہ جماعت والے اپنی نماز ادا کرنے کی صورت میں قصر کریں گے یا اتمام؟

(۵) کیا جماعتیں تابع کے حکم میں ہیں، جیسا کہ بعض علماء کی رائے ہے تو کیا اس لیے ان کی نیت کا اعتبار نہیں ہوگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدا ومصليا

(۱)۔۔۔سوال میں ذکر کردہ تفصیل کے مطابق اگر جماعت کے افرد کی ہفتہ وار تشکیل ہو اور جماعت کے افرد کو کراچی شہر میں مسلسل پندرہ دن یا زائد کے قیام کا یقین نہ ہو تو ایسی صورت میں کراچی میں مسافر شمار ہوں گے اور قصر نماز ادا کریں گے۔

(۲-۳-۴)۔۔۔ان صورتوں سے متعلق شرعی حکم میں کچھ تفصیل ہے وہ یہ ہے کہ اگر پندرہ دن یا اس سے زائد کی تشکیل ایک ہی شہر میں ہو اگرچہ اسی شہر کی مختلف کالونیوں یا مختلف محلوں میں ہو، اسی طرح اگر تشکیل ایک گاؤں میں ہو خواہ اس گاؤں کے ایک محلہ میں ہو یا مختلف محلوں میں جانا ہو تو اس صورت میں جماعت والے اپنی نماز پوری ادا کریں گے، البتہ اگر مرکز والے مختلف دیہاتوں میں تشکیل کریں یا کچھ دن شہر میں اور کچھ دن شہر سے باہر دیہاتوں میں کر دیں، تو کسی ایک مقام پر پندرہ دن سے کم قیام کی نیت ہونے کی صورت میں وہاں نماز قصر کریں گے، اسی طرح اگر ایک بڑے علاقے کی مختلف چھوٹی بستیوں میں تشکیل ہو لیکن ہر بستی مستقل ہو اور اس کا نام بھی الگ ہو، تو ایسی مختلف بستیوں میں تشکیل کی صورت میں اگر ہر بستی میں پندرہ دن یا اس سے کم قیام ہو تو قصر نماز ادا کریں گے۔(ماخذہ التبویب ۱۳۱۸/۷۰)

(۵)۔۔۔جماعتیں اور ان کے افراد احکام شرعی کے بارے میں مرکز یا امیر کے تابع نہیں ہیں، بلکہ مذکورہ بالا جواب کے مطابق ان کی اپنی نیت اور حالت کا اعتبار ہوگا اور اسی کے مطابق نماز ادا کرنا ضروری ہے۔

الفتاوى الهندية – (1 / 140)

ولو نوى الإقامة خمسة عشر يوما في موضعين فإن كان كل منهما أصلا بنفسه نحو مكة ومنى والكوفة والحيرة لا يصير مقيما وإن كان أحدهما تبعا للآخر حتى تجب الجمعة على سكانه يصير مقيما.

ولو نوى الإقامة خمسة عشر يوما بقريتين النهار في إحداهما والليل في الأخرى يصير مقيما إذا دخل التي نوى البيتوتة فيها، هكذا في محيط السرخسي، ولا يصير مقيما بدخوله أولا في القرية الأخرى، كذا في الخلاصة.

حاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (2 / 126)

(قوله أو كان أحدهما تبعا للآخر) كالقرية التي قربت من المصر بحيث يسمع النداء على ما يأتي في الجمعة وفي البحر لو كان الموضعان من مصر واحد أو قرية واحدة فإنها صحيحة لأنهما متحدان حكما ألا ترى أنه لو خرج إليه مسافرا لم يقصر. اهـ. ط.

(جاری ہے۔۔۔)

المبسوط للسرخسي – (1 / 236)

فإذا قصد مسيرة ثلاثة أيام قصر الصلاة حين تخلف عمران المصر؛ لأنه مادام في المصر فهو ناوي السفر لا مسافر، فإذا جاوز عمران المصر صار مسافرا لاقتران النية بعمل السفر، والأصل فيه حديث علي – رضي الله تعالى عنه – حين خرج من البصرة يريد الكوفة صلى الظهر أربعا ثم نظر إلى خص أمامه فقال: لو جاوزنا ذلك الخص صلينا ركعتين.

الدر المختار – (2 / 126)

فلو دخل الحاج مكة أيام العشر لم تصح نيته لأنه يخرج إلى منى وعرفة فصار كنية الإقامة في غير موضعها وبعد عوده من منى تصح كما لو نوى مبيته بأحدهما أو كان أحدهما تبعا للآخر بحيث تجب الجمعة على ساكنه للاتحاد حكما

البحر الرائق شرح كنز الدقائق – (2 / 143)

موضعان صالحان للإقامة لا فرق بين المصرين أو القريتين أو المصر والقرية للاحتراز عن نية الإقامة في موضعين من مصر واحد أو قرية واحدة فإنها صحيحة؛ لأنهما متحدان حكما، ألا ترى أنه لو خرج إليه مسافرا لم يقصر.. واللہ اعلم بالصواب

عبداللہ تاجکی

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۰/صفر ۱۴۳۵ھ

۲۵/دسمبر ۲۰۱۳ء

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح